احمدیہ تحریک

ملک محمد جعفر خاں

سندھ ساگر اکادمی — لاہور
چوک مینار۔ بیرون لوہاری دروازہ

January 1958

ہوگیا کہ اپنے لیے کوئی ایسا منصب تجویز کریں کہ مسلمانوں کے لیے اپنے مسلّمہ اعتقادات کے مطابق اُن پہ ایمان لانا اور اُن کی جماعت میں شامل ہونا ضروری ہو جائے۔ ظاہر ہے کہ یہ منصب نبوت کا مقام ہی ہو سکتا تھا۔ دوسری طرف مرزا صاحب جانتے تھے۔ کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں باہم شدید اختلافات کے باوجود اس ایک امر پہ سب کا اتفاق ہے۔ کہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین ہیں اور اُن کے بعد اب کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس مشکل صورتِ حال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے مرزا صاحب کی سعی قابلِ داد ہے۔ بظاہر کام ناممکن تھا، لیکن پھر بھی مرزا صاحب کو اتنی کامیابی ہوئی۔ کہ ایک خاص جماعت ایسے لوگوں کی پیدا ہوگئی۔ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ مرزا صاحب کی نبوت کے بھی قائل ہیں۔ اور ایک دوسرا گروہ ایسا بھی موجود ہے۔ جو باوجود اس امر کے کہ مرزا صاحب نے متعدد مقامات پر اپنے لیے "نبی" کا لفظ استعمال کیا ہے' اس بات پر مُصر ہے کہ انھوں نے نبوت کا دعوےٰ ہی نہیں کیا۔

عدالتی زبان کے مطابق کہا جاسکتا ہے کہ دونوں گروہوں کی کامیابی کا انحصار "بارِ ثبوت" پر ہے۔ اگر یہ معاملہ کسی غیر جانبدار شخص کے سامنے رکھا جائے تو فریقِ مدعی ہار جائے گا۔ یعنی قطعی طور پہ نہ قادیانیوں کا یہ دعوےٰ ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعوےٰ کیا تھا، اور نہ لاہوریوں کا یہ دعوےٰ کہ انھوں نے ایسا دعوےٰ نہیں کیا تھا!

لاہوری جماعت کو ہم ایک طرح سے مظلوم سمجھتے ہیں۔ میانئین کے مقابلے

ہیں یہ لوگ بہت تھوڑی تعداد میں ہیں۔ لیکن انھوں نے اشاعتِ اسلام کا ٹھوس کام قادیانیوں کی نسبت کہیں زیادہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کے نام خاص طور پہ قابلِ ذکر ہیں۔

مولوی صاحب نے قرانِ کریم کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے۔ اور اردو میں تین جلدوں پر مشتمل ایک تفسیر بھی لکھی ہے۔ انگریزی ترجمہ اُس زمانہ کے لحاظ سے بہت اہم تھا۔ کیونکہ غالباً اس وقت تک ایک غیر مسلم مصنف کے سوا کسی نے قرانِ کریم کا انگریزی میں ترجمہ نہ کیا تھا۔ اور مولوی صاحب کا یہ اجتہاد بھی قابلِ ستائش ہے۔ کہ انھوں نے قرآن کے انگریزی ترجمے کا ایک ایڈیشن بغیر عربی متن کے شائع کیا جو ہمارے نزدیک قرآن کو دیگر زبانوں میں منتقل کرنے اور اس کی اشاعت کو بڑھانے کے لیے ضروری ہے۔ ان کتب کے علاوہ مولوی صاحب نے صحیح بخاری کا بھی اردو میں ترجمہ کیا۔ دو جلدوں کی اس کتاب میں ترجمہ کے علاوہ مفید حواشی بھی درج ہیں۔ مولوی صاحب کے تفسیری نوٹوں میں اکثر مقامات کا طرزِ استدلال بہت لوگوں کے لیے قابلِ قبول نہ ہوگا۔ لیکن یہ بات ہر کوئی مانے گا کہ یہ کتابیں نہایت محنت سے اور مکمل تحقیق کے بعد لکھی گئی ہیں۔ اور اسلامی لٹریچر میں ایک مفید اور خیال آفریں اضافہ ہیں۔ مولوی صاحب کی بعض دوسری کتب "جمع قران" "مقام حدیث" وغیرہ بھی ہیں۔ خواجہ کمال الدین صاحب نے وسیع اور متنوع مذہبی مضامین پر اردو اور انگریزی میں بے شمار کتابیں اور رسالے لکھے ہیں۔ ان میں سے بالخصوص انگریزی لٹریچر یورپ میں اسلام کی تبلیغ میں ممد ثابت ہوا ہے۔